مطبوعات

THEOCRACY & ISLAMIC STAT[E] از جناب پروفیسر عبدالحمید صاحب صدیقی ایم۔ اے شائع کردہ مکتبۂ چراغ راہ کراچی قیمت ۸/

اسلامی تحریک دلیل کی جس قوت کے بل پر پیش قدمی کر رہی ہے اس کے خلاف ملحدانہ مغربی ذہن، مفاد پرستانہ سیرت اور اوباشانہ اطوار رکھنے والا طبقہ عقلی اور سائنٹفک بنیادوں پر کوئی جوابی استدلال نہیں لا سکا۔ بس جھنجھلاہٹ میں آکر کہا جاتا ہے کہ اسلامی ریاست کے نام سے تھیاکریسی قائم کی جا رہی ہے اس دعوے کے ساتھ کوئی ٹھوس استدلال سامنے نہیں آتا، کوئی علمی بحث نہیں کی جاتی، اسلامی ریاست کے مفہوم کا تجزیہ نہیں کیا جاتا محض دل کا بخار نکالا جاتا ہے۔ اس سے کچھ اور فائدہ ہو یا نہ ہو، اپنے ساتھ کے بہت سے عقل زدوں کو الجھن میں مبتلا رکھا جا سکتا ہے۔ درحقیقت اسلامی ریاست کے تصور کو تھیوکریسی کے لفظ سے ایک طرح کی گالی دی جاتی ہے۔

ہمارے نوجوان رفیق پروفیسر عبدالحمید صاحب نے، جو اپنی تحریروں کے ذریعے قارئین کے حلقے میں متعارف ہو چکے ہیں، اس بودے پروپگنڈے کی قلعی کھولنے کے لیے ایک مبسوط مقالہ لکھا جو ترجمان القرآن اور وائس آف اسلام میں شائع ہو کر خراجِ تحسین حاصل کر چکا ہے اور اب پمفلٹ کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ یہ مقالہ مطالعہ و تحقیق پر مبنی ہے۔ اس میں ایک طرف یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام اُس معنی میں مذہب ہے ہی نہیں جس معنی کے ساتھ تھیوکریسی کا تصور وابستہ ہے، دوسری طرف تھیوکریسی کی ماہیت کو واضح کر کے دکھایا ہے کہ اس کے کسی پہلو کا کوئی میل اسلام کے ساتھ نہیں ہے۔ تھیوکریسی عوام پر مذہبی طبقے کی حکومت کا نام ہے لیکن اسلام میں سرے سے طبقاتی تقسیم ہوتی ہی نہیں، بلکہ اجتماعی نظام جمہور کی مساویانہ حصہ داری کے ذریعے چلتا ہے۔ تھیوکریسی کے بنیادی فلسفے کی نگاہ میں حکومت اور سیاسی نظام ایک برائی ہے جس کو انسان صبر سے بھگتنے پر مجبور ہے، لیکن اسلام خلافت اور الٰہی حکومت کو رحمت قرار دیتا ہے۔ تھیوکریسی انسانی عقل کو دباتی ہے لیکن اسلام عقل کو بیدار کرتا اور اس کی تربیت کرتا ہے۔ تھیوکریسی عوام میں علم کے فروغ کو روکتی اور صرف حکمراں طبقے میں محدود کرتی ہے، لیکن اسلام علم کو ہر فرد تک پہنچانے کا تقاضا کرتا ہے۔ تھیوکریسی عوام کو معاشی تباہ حالی سے نکالنے کی کوئی ذمہ داری نہیں لیتی۔ بخلاف اس کے اسلام معاشرے اور ریاست پر ایک ایک شہری کے معاشی استقلال کی ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ اس طرح پروفیسر صاحب نے ایک ایک (باقی ص ۶۹ پر)

(بقیہ صفحہ ۷) پہلو کا تقابل کر کے پورے سائنٹفک اسلوب سے یہ حقیقت نمایاں کردی ہے کہ اسلام تصورِ کرسی کے مغربی تصور سے قطعی بُعد و منافات رکھتا ہے۔ اس موضوع پر درحقیقت یہ مقالہ علم و فکر کی دنیا میں ایک قابل قدر اضافہ ہے اور ہماری دلی خواہش ہے کہ تعلیم یافتہ حضرات اسے غور سے پڑھیں۔